بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ ہفتہ ۲۱ شعبان ۱۴۰۳ھ ۴ احسان ۱۳۶۲ ہش ۴ جون ۱۹۸۳ء نمبر ۱۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲ احسان/جون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت متلی اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے آج صبح قے بھی آئی ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

# دُنیوی عذاب کا موجب کُفر نہیں بلکہ شرارت ہے

## ایسا آدمی خواہ مومن ہی کیوں نہ ہو جب ظلم میں حد سے بڑھے گا تو عذاب پائے گا

"قرآن کریم اور دوسری الٰہی کتابوں میں معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر لوگوں پر اسی دنیا میں عذاب کے طور پر موت اور ہلاکت وارد ہوئی وہ صرف اسلئے نہیں وارد ہوئی کہ وہ لوگ حیثیت مذہبی کی وجہ سے ناحق پرست تھے مثلاً بت پرست تھے یا ستارہ پرست یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کی پرستش کرتے تھے کیونکہ مذہبی ضلالت کا محاسبہ قیامت پر ڈالا گیا ہے اور صرف ناحق پر ہونے کا اور کافر ٹھہرانے سے اس دنیا میں کسی پر عذاب وارد نہیں ہو سکتا۔ اس عذاب کیلئے جہنم اور دارِ آخرت بنایا گیا ہے بلکہ کافروں کیلئے یہ دنیا بطور بہشت کے ہے۔ اور مومن ہی اکثر اس میں دکھ اور درد اٹھاتے ہیں اَلدُّنْیَا جَنَّۃُ الْکَافِرِ وَ سِجْنُ الْمُؤْمِنِ۔ پس اس جگہ بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس حالت میں دنیا جَنَّۃُ الْکَافِرِ ہے اور مشاہدہ بھی اس پر شہادت دے رہا ہے کہ کفار ہر یک دنیوی نعمت اور دولت میں سبقت لے گئے ہیں اور قرآن کریم میں جا بجا اسی بات کا اظہار ہے کہ کافروں پر ہر یک دنیوی نعمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو پھر بعض کافر قوموں پر عذاب کیوں نازل ہوئے اور خدا تعالیٰ نے ان کو پتھر اور آندھی اور طوفان اور وباء سے کیوں ہلاک کیا؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام عذاب محض کفر کی وجہ سے نہیں ہوئے بلکہ جن پر عذاب نازل ہوئے وہ تکذیب مرسل اور استہزاء اور ٹھٹھے اور ایذاء میں حد سے بڑھ گئے تھے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں ان کا فساد اور فسق اور ظلم اور آزار نہایت کو پہنچ گیا تھا اور انہوں نے اپنی ہلاکت کیلئے آپ سامان پیدا کئے۔ تب غضبِ الٰہی جوش میں آیا اور طرح طرح کے عذابوں سے ان کو ہلاک کیا اس سے معلوم ہوا کہ دنیوی عذاب کا موجب کفر نہیں ہے بلکہ شرارت ہے اور تکبر میں حد سے زیادہ بڑھ جانا موجب ہے۔ اور ایسا آدمی خواہ مومن ہی کیوں نہ ہو جب ظلم اور ایذاء اور تکبر میں حد سے بڑھے گا اور عظمتِ الٰہی کو بھلا دے گا تو عذاب الٰہی ضرور اس کی طرف متوجہ ہوگا اور جب ایک کافر مسکین صورت رہے گا اور اس کو خوف دامن گیر ہوگا تو گو وہ اپنی مذہبی ضلالت کی وجہ سے جہنم کے لائق ہے مگر عذابِ دنیوی اس پر نازل نہیں ہوگا۔ پس دنیوی عذاب کیلئے یہی ایک قدیم اور مستحکم فلاسفی ہے اور یہی وہ سنت اللہ ہے جس کا ثبوت خدا کی تمام کتابوں سے ملتا ہے۔ جیسا کہ اللہ جلشانہٗ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّھْلِکَ قَرْیَۃً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْھَا فَفَسَقُوْا فِیْھَا فَحَقَّ عَلَیْھَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰھَا تَدْمِیْرًا

یعنی جب ہمارا ارادہ اس بات کی طرف متعلق ہوتا ہے کہ کسی بستی کے لوگوں کو ہلاک کریں تو ہم بستی کے منعم اور عیاش لوگوں کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی بدکاریوں میں حد اعتدال سے نکل جاتے ہیں پس ان پر سنت اللہ کا قول ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے ظلموں میں انتہاء تک پہنچ جاتے ہیں تب ہم ان کو ایک سخت ہلاکت کیساتھ ہلاک کر دیتے ہیں"

(انوار الاسلام صفحہ ۱۴-۱۶ حاشیہ ۱)

## سالانہ اجتماع

### لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

### ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امسال سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ کے لئے ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر کی تاریخوں کی منظوری عنایت فرمائی ہے تمام لجنات کو اجتماع کی ہدایات و پروگرام کی کاپیاں بھجوا دی گئی ہیں ہر شہر، گاؤں اور قصبہ میں جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے اجتماع میں نمائندگی لازمی ہوگی۔ لجنہ کی ذمہ دار ممبرات اور ناصرات کو اپنے ہمراہ لائیں اور مرکز پہنچنے پر آنیوالی بچیوں اور ممبرات کے نام دفتر لجنہ مرکزیہ میں درج کرائیں اور ٹکٹ حاصل کریں۔ جس لجنہ کی صدر خود اجتماع میں شامل نہ ہو سکیں وہ اپنا نمائندہ بنا کر بھجوائیں۔

ہر ضلع کی صدر کا اجتماع میں شامل ہونا نہایت ضروری ہے ہر صدر ضلع ربوہ پہنچ کر اپنے ضلع کی مجالس کی نمائندگان سے رابطہ رکھے اور بہتر ہوگا کہ وہ خود اپنے ضلع کے نمائندگان کے ٹکٹ جاری کروا کر اپنی ذمہ داری پر تقسیم کرے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو وہ دفتر پہنچ کر اپنی نمائندگان کی تعداد چیک کرے ہر پچیس ممبرات پر ایک کو نمائندگی مل سکتی ہے صدر اس تعداد میں شامل ہے۔ نمائندگی دیتے وقت چندہ دہندگان کی تعداد کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اپنی لجنہ میں اس کا اعلان کرنا صدر کی ذمہ داری ہے کہ کوئی زائر بغیر تصدیق کے نہ آئے۔ زائرات جتنی چاہیں آ سکتی ہیں لیکن ان کے قیام و طعام کی ذمہ داری بھی اسی صورت میں لجنہ مرکزیہ پر ہوگی جبکہ اس کے پاس مقامی لجنہ کی صدر کی تصدیق ہو اور آنے سے قبل اطلاع بھی ہو۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## دوست متوجہ ہوں

۵ جون بروز اتوار بوقت ۵.۳۰ بجے شام بمقام ایوانِ محمود لائبریری خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق مقالہ پڑھیں گے عنوان ہے "انگلستان میں جماعت احمدیہ کا آغاز اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال"

طلباء سابق جامعہ احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ ضرور شرکت فرماویں نیز دوسرے دوست بھی تشریف لاویں۔ (جنرل سیکرٹری مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۱ شعبان ۱۴۰۳ھ

۴ احسان ۱۳۶۲ ہش

# تزکیۂ نفوس اور خیر و برکت کے حصول کا یقینی ذریعہ

انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے۔ وہ اپنی غفلت اور سستی کی وجہ سے بعض خطائیں کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے بسا اوقات خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کا مجاہدہ ناتمام رہ جاتا ہے اور اس کی ترقی رک جاتی ہے۔ ان خطاؤں کے ازالہ اور سدِّ باب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دو باتیں ایسی سکھائی ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہونے سے انسان نہ صرف یہ کہ خطاؤں کے بُرے نتائج و اثرات سے محفوظ ہو جاتا ہے بلکہ ان باتوں پر دوام اختیار کرنے سے وہ ایسا بن جاتا ہے کہ پھر اس سے خطائیں سرزد نہیں ہوتیں اور وہ تعلق باللہ میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور وہ دو باتیں ہیں توبہ اور انفاق فی سبیل اللہ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان دو باتوں کی اہمیت ذہن نشین کراتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ (التوبہ ۱۰۴)

کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور جو مال وہ صدق دل سے اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں اسے قبول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ بتا کر کہ اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے اور اس کی راہ میں پیش کئے گئے مال کو قبول کر کے ایسے بندوں پر بہت رحم کرنے والا ہے انہیں توبہ اور انفاق فی سبیل اللہ کو اپنا مستقل اور دائمی شعار بنانے کی ترغیب دلائی ہے اور انہیں یہ باور کرایا ہے کہ اگر وہ ان دونوں باتوں پر صدق دل سے اپنے رب کی رضا حاصل کرنے کے لئے کما حقہ عمل پیرا ہوں گے تو وہ انہیں اپنے فضلوں اور رحمتوں کا مورد بناتا چلا جائے گا اور وہ راہِ حق پر گامزن رہتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے اور ترقی کرتے چلے جائیں گے۔

ان دونوں باتوں پر انفرادی طور پر عمل کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے رحم کا صرف ایک حد تک ہی مورد بنتا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ امام یا خلیفہ کے ہاتھ پر وہ بیعت کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کا طالب ہوتا ہے اور اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنا مال بڑھ چڑھ کر خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرتا ہے تو پھر اس کی ہستی پر انقلاب وارد ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اور اس پر فضلوں اور رحمتوں کا دروازہ اس طرح کھلتا ہے کہ پھر کبھی بند نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انفرادی توبہ اور فردی انفاق کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ عند اللہ مقبول بھی ہو۔ کیونکہ بسا اوقات انسان کی اپنی کمزوریاں اور خامیاں آڑے آ کر انہیں قبولیت کے درجہ تک پہنچنے نہیں دیتیں۔ لیکن وہ توبہ جو امامِ وقت کے ہاتھ پر کی جائے اور جو انفاق اسی کی وساطت سے کیا جائے اس کا عند اللہ مقبول ہونا ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مامور من اللہ اور امامِ وقت کے ہاتھ پر کی جانے والی توبہ اور انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور اس میں پوشیدہ حکمت کا قرآن مجید میں بطور خاص ذکر کیا ہے اور کیا بھی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے ایک نہایت ہی پُر معارف حکم کی شکل میں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ جماعتی انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور اس میں پوشیدہ حکمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا وَصَلِّ عَلَیْھِمْ ط اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ (التوبہ آیت ۱۰۳)

اے رسول! اپنے اموال میں سے جو کچھ وہ اللہ کی رضا کے لئے صدق دل سے پیش کرتے ہیں قبول کر۔ تُو اس طرح انہیں پاک کرے گا اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرے گا اور ان کے لئے دعا بھی مانگ۔ تیری دعا ان کے لئے رحمت اور برکت کا موجب ہوگی اور اللہ تیری دعاؤں کو بہت سننے والا (اور حالات کو) جاننے والا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہے کہ صدق دل سے رضائے الٰہی کی خاطر جو انفاق مامور من اللہ یا امامِ وقت کی وساطت سے اجتماعی مقاصد کے پیش نظر کیا جائے وہ عند اللہ ضرور مقبول ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں انفاق کرنے والوں کے نفوس کا تزکیہ ہوتا ہے اور ان کے لئے دین اور دنیا میں ترقی کی راہیں کھلتی ہیں اور ان کے نفوس و اموال میں منجانب اللہ خاص برکت اور کثرت بخشی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مامور من اللہ یا امامِ وقت ایسے مخلصین کے لئے دعائیں کرتا ہے اور وہ دعائیں اللہ تعالیٰ کی جناب میں بطور خاص قبولیت کا درجہ پاتی ہیں اور ان دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں ایسے مومنوں پر رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو مامور من اللہ اور اسی طرح امامِ وقت کی دعاؤں کا مورد بننا تزکیۂ نفس اور خیر و برکت کے حصول کا حتمی اور یقینی ذریعہ ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے حق میں مامور من اللہ اور امامِ وقت کی دعا کی اثر انگیزی کے لئے سَکَنٌ کا لفظ استعمال کیا ہے جو بہت وسیع معانی اور مطالب کا حامل ہے۔ یہ لفظ سکینت و اطمینان، رحمت و برکت، تنویرِ قلب، باران رحمت کے نزول، انقطاع الی اللہ، اور توکل علی اللہ کے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضی کی زندگیوں میں جو انقلاب عظیم رونما ہوا اس کی اصل اور بنیادی وجہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ مقبول دعائیں تھیں جو آپ نے خدائی حکم کے ماتحت ان کے حق میں کیں۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ مامور من اللہ اور اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلفاء کی دعاؤں کا مورد بننا بہت بڑی سعادت ہے اور یہ سعادت میسر آتی ہے دین کی خدمت بجا لانے اور دین کی سربلندی کی خاطر بڑھ چڑھ کر مالی و جانی قربانیاں پیش کرنے کے نتیجہ میں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے خدا کے رسولؐ کے لئے اور خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔

ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ (اگر وہ میری توجہ کو جذب کرنا چاہتے ہیں تو) وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۲۴)

## چندہ نہ دینے والوں کو پیار اور محبت سے سمجھائیں

کل آمد پر لازمی چندہ جات شرح کے مطابق چندہ ادا نہ کرنے والے دوستوں کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء بر موقعہ افتتاح مسجد سپین میں فرمایا:۔

"ظلم ہوگا ان پر جو محروم رہ جائیں اور قافلہ کہیں کا کہیں نکل جائے۔ ان کو چھوڑ کر۔ اس لئے کچھ وقت ہمیں ان کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے دینا چاہیئے۔ ان کو سمجھانا چاہیئے۔ پیار اور محبت سے ان کو بتانا چاہیئے کہ کون سی نیکیاں ہیں۔ کون سی سعادتیں ہیں جن سے تم محروم چلے آ رہے ہو"

چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ بروقت ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محدثین اور صحاح ستہ

قسط دوم آخر

# سید المحدثین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

(مکرم منیر احمد صاحب جاوید - استاذ الجامعہ ربوہ)

## خادم رہ اپنے آقا کی نظر میں

بکر بن نضیل (جو کہ بڑے صاحب علم بزرگ گزرے ہیں) بیان کرتے ہیں کہ

"میں نے خواب میں دیکھا کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بستی سے باہر تشریف لائے تو امام بخاری رح آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے نشان قدم پر چلنے لگے۔"

(تاریخ بغداد جلد ۲ ص ۱۰)

- امام فربری بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ مجھ سے دریافت فرما رہے ہیں۔

"اَین ترید؟" کہ کہاں جا رہے ہو۔

میں نے عرض کیا۔ محمد بن اسماعیل بخاری کی خدمت میں حاضر ہونے جا رہا ہوں۔

فرمایا۔ "اقرأہ منی السلام" انہیں میری طرف سے سلام کہنا۔ (تاریخ بغداد جلد ۲ ص ۱۰)

- عبدالواحد بن آدم طاویسی نے جو اس زمانہ کے صلحاء اور اکابر اولیاء میں سے ہیں، خواب میں دیکھا کہ جناب رسول مقبول صلعم اپنے صحابہ رض کے ایک رستے پر کھڑے ہو کر کسی کا انتظار فرما رہے ہیں میں نے سلام کر کے عرض کیا یا رسول اللہ! کس کا انتظار فرما رہے ہیں؟ فرمایا۔ میں محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار کر رہا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے چند روز بعد ہی میں نے امام موصوف کی وفات کی خبر سنی۔ جب لوگوں سے وقت وفات کے بارہ میں پوچھا تو وہی وقت تھا جس میں میں نے حضور صلعم کو امام بخاری کے انتظار میں کھڑے دیکھا تھا۔

(تاریخ بغداد جلد ۲ ص ۲۴)

## امام بخاری کا مقام دنیائے حدیث میں

امام بخاری رح احادیث رسول کے دلدادہ تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا ایک تلاطم خیز سمندر ہر وقت ان کے دل میں ٹھاٹھیں مارتا رہتا تھا۔ اسی عشق و محبت کا نتیجہ تھا کہ آپ در محبوب پر دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ اور اشاعت اقوال رسول صلعم کو زندگی کا واحد مقصد قرار دیکر "الجامع الصحیح" کی تالیف میں منہمک ہو گئے۔ ان کے عشق، انتھک محنت و لگن نے انہیں اس مقام پر لا کھڑا کیا کہ وہ مقتدایان اسلام کی صف اول میں ممتاز حیثیت میں نظر آتے ہیں۔ عشق و محبت اور وفا کے پودے کو انہوں نے خون جگر سے سینچا۔ اور اپنے دل کے خون کو اس فرنا میں بھر دیا جس سے "اصح الکتب بعد کتاب اللہ البخاری" کے سرمدی نغمے اس کائنات کی وسعتوں میں گونج اٹھے۔ اور آپ کی یہ شہرۂ آفاق کتاب دنیا کے تمام ان حصوں میں، جہاں اسلام سے دلچسپی کا اظہار یا اسلام کا مطالعہ کیا جاتا ہے، شائع ہو کر پہنچ چکی ہے۔ اور دنیائے حدیث میں امام موصوف کے بلند مقام کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اور یہی وہ کتاب ہے جو آپ کو "سید المحدثین"، "امام المحدثین" اور "امیر المومنین فی الحدیث" جیسے القابات کے عطا ہونے کا باعث بنی۔ یہ مرتبہ، یہ شرف یہ فضیلت دنیائے حدیث میں متقدمین سے لیکر متاخرین تک نہ کسی محدث کو نصیب ہوئی نہ کسی فقیہ اور امام کو۔ آج اسلام میں قرآن کریم کے بعد امام بخاری رح کی یہی واحد تصنیف ہے جس کے آگے ساری دنیائے اسلام سر تسلیم خم کرتی ہے۔

امام بخاری کے فضل کا اعتراف صرف متاخرین ہی کو نہیں بلکہ آپ کے اساتذہ و شیوخ بھی آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ امام موصوف کے بارہ میں آپ کے اساتذہ و شیوخ، معاصرین، متاخرین کی آراء ہدیہ قارئین کرتا ہوں ان سے آپ امام بخاری کے مقام حدیث کے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

## امام بخاری رح کے بارہ میں ان کے شیوخ کی آراء

۱۔ سلیمان بن حرب (جو کہ امام کے استاد تھے) نے ایک دفعہ آپ سے فرمایا کہ "بیّن لنا اغلاط شعبۃ" یعنی شعبہ کی غلطیوں پر متنبہ کر دیا کرو۔

۲۔ حسین بن حریث بہ ۲۴۴ھ (جو امام بخاری رح، امام مسلم رح، امام ترمذی رح اور امام نسائی رح کے شیخ ہیں) کا قول ہے کہ

"میں نے امام بخاری جیسا کسی کو نہیں دیکھا وہ تو گویا حضور صلعم کی حدیثوں کی خدمت کے لیے ہی پیدا کیے گئے ہیں۔"

۳۔ علامہ فربری کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن منیر کو دیکھا کہ وہ امام بخاری سے احادیث لکھ رہے ہیں اور کہتے ہیں۔ "انا من تلامذتہ" کہ میں ان کے شاگردوں میں سے ہوں۔ حالانکہ وہ امام موصوف کے شیوخ میں سے تھے۔

۴۔ سید المحدثین حضرت امام بخاری رح ایک دن اپنے استاد علامہ حمیدی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اتفاقاً علامہ حمیدی رح اور ایک دوسرے محدث کے مابین ایک حدیث پر اختلاف رائے ہو گیا۔ اچانک علامہ حمیدی رح کی نظر امام بخاری رح پر پڑی تو فرمایا کہ "اب ہمارا فیصلہ ہو جائیگا" جب وہ بحث امام بخاری رح کے سامنے پیش کی گئی۔ تو آپ نے علامہ حمیدی کے موقف کو درست تسلیم کیا۔ کیونکہ وہی حق پر تھے۔

۵۔ ابراہیم بن محمد بن سلام کہتے ہیں کہ۔

"محدثین عظام — سعید بن ابی مریم، حمیدی، محمد بن میمون، حجاج بن منہال، حسین بن علی الحلوانی، ابو کریب، نعیم بن حماد، ابراہیم بن موسیٰ، اسماعیل بن ابی اویس، ابراہیم بن المنذر ابن الاشیخ، محمد بن یحییٰ بن ابی عمر وغیرہم امام بخاری کو بصیرت اور معرفت فی الحدیث میں اپنی ذات پر ترجیح دیتے تھے"

امام بخاری رح کے جامع کمالات اور صاحب فہم و فراست اور عقل و دانش ہونے کی وجہ سے ان کے شیوخ کہتے کہ امام بخاری اپنے زمانہ میں ویسے ہی تھے جیسے خلیفہ ثانی حضرت عمر بن الخطاب رض اپنے زمانہ میں۔ اور یہ کہ اگر امام موصوف صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں ہوتے تو خدا کی ایک بڑی نشانی ہوتے۔

## معاصرین کی شہادتیں

مذکورہ بالا محدثین کبار اور آئمہ فن کے علاوہ معاصرین نے بھی آپ کے اس مقام و مرتبہ پر روشنی ڈالی ہے جو آپ کو دنیائے حدیث میں نصیب ہوا عربی میں ایک محاورہ ہے

"المعاصرۃ سبب المناقرۃ"

سو یہ ایک حقیقت ہے کہ معاصرین و اقران کی چشمک سے بچنا محال ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب کے بارہ میں ان کے معاصرین کے اقوال کو بھی ہدیہ قارئین کیا جائے جن کا علم و فضل اور کمال مسلم ہے اور جنکی تحقیقات پر اہل اسلام نازاں ہیں۔ لیکن وہ بھی باوجود ہم عصر ہونے کے امام موصوف کے کمالات کے معترف اور آپ کے علم و فضل میں رطب اللسان ہیں۔

## امام احمد بن حنبل کی رائے:۔

امام احمد جو اسلامی مذاہب اربعہ کے ایک رکن اور آپ کے ہم عصر تھے۔ فرماتے ہیں:۔

"خراسان کی زمین نے امام بخاری جیسا کوئی شخص پیدا نہیں کیا۔ امام احمد سے ایک دفعہ ان کے بیٹے عبداللہ نے حفاظ حدیث کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے سب کے اول امام المحدثین بخاری رح کا نام ہی لیا۔

## امام مسلم رح کی رائے:۔

احمد بن حمدون القصار بیان کرتے ہیں کہ۔

"صحیح مسلم کے مؤلف امام مسلم بن الحجاج نے امام بخاری کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا۔

"دعنی حتی اقبل رجلیک یا استاذ الاستاذین وسید المحدثین وطبیب الحدیث فی علله"

کہ یا استاذ الاستاذین! یا سید المحدثین! یا طبیب الحدیث مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپ کے قدم چوم لوں۔"

(تاریخ بغداد جلد ۱۲ ص ۱۰۲)

(مقدمہ فتح الباری جزء ثانی ص ۲۰۲)

اور ابو عبداللہ محمد بن یعقوب اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ۔

"میں نے مسلم بن حجاج کو امام بخاری کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرتے ہوئے دیکھا۔ امام مسلم ایک طفل مکتب کی طرح سوال کر رہے تھے۔"

(تاریخ بغداد جلد ۲ ص ۲۹)

## امام ترمذی کی رائے

امام ترمذی فرمایا کرتے تھے کہ

"میں نے علل اور اسانید میں امام بخاری سے بڑھ کر ماہر کسی اور کو نہیں دیکھا۔"

ان کے علاوہ چند دوسرے معاصرین کی آراء بھی ملاحظہ فرمایئے۔

- امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ کہتے ہیں کہ:۔

"میں نے اس نیلگوں آسمان کے نیچے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا امام بخاری رح سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔"

- حسین عجلی کہتے ہیں کہ:۔

"میں نے امام بخاری اور مسلم سے بڑھکر حافظ حدیث نہیں دیکھا امام مسلم سب کچھ تھے لیکن امام بخاری رح کے رتبے کو نہ پہنچ سکے۔"

## امام بخاری رح کے بارہ میں متاخرین کی آراء

امام موصوف کے تذکرہ میں بعض متاخرین کے داد و تحسین کا بیان بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ علامہ عینی (شارح بخاری) فرماتے ہیں۔

"امام بخاری احادیث کے پرکھنے والے اہل بصیرت و اہل شہرت ہیں، امام ہیں، اہل اسلام کے لیے حجت ہیں ثقہ علماء نے ان کی فضیلت کا اقرار کیا ہے۔"

(عمدۃ القاری جلد ۱ ص ۵)

- شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے فرزند ارجمند شیخ نورالحق بیان کرتے ہیں کہ

"امام بخاری رح اپنے زمانہ میں حفظ و اتقان احادیث کتاب و سنت کے فہم، حدت ذہنی، وفور فقہ، کمال زہد، غایت ورع، حدیث اور علل حدیث پر بکثرت اطلاع، دقت نظر اور قوت اجتہاد..... میں اپنی نظیر نہ رکھتے تھے۔" (مقدمہ تیسیر القاری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## امام بخاری حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی نظر میں

خدا کے موعود مسیح کے پہلے جانشین حاجی الحرمین حضرت مولوی نور الدین صاحب نور اللہ مرقدہٗ اپنی کتاب "فصل الخطاب" میں امام بخاریؒ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ بخاری اور مسلم کی بڑائی صرف بخاری اور مسلم کہنے سے نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کی کتابیں، کتب سابقہ کتب زمانۂ بخاری اور مسلم اور کتب محققین بعد زمانۂ بخاری اور مسلم کے ساتھ موازنہ کی گئیں اور بعد موازنہ ان کو ترجیح حاصل ہوئی۔"

(فصل الخطاب از حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل)

## امام صاحب پر دورِ ابتلاء و آزمائش

خالد بن احمد ذہلی نے جو عباسی خلیفہ کی طرف سے بخارا کا امیر تھا، امام صاحب سے کہا کہ میرے بچوں کو گھر آکر الجامع الصحیح اور التاریخ الکبیر پڑھا دیا کریں۔ امام موصوف نے اسے علم کی توہین خیال کرتے ہوئے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ اگر تم اپنے بیٹوں کو علم سکھانا چاہتے ہو تو انہیں یہاں میرے پاس بھیج دیا کرو اس پر امیر بخارا نے یہ شرط عائد کی کہ اس وقت وہاں کوئی دوسرا طالب علم نہیں ہونا چاہیئے اس کو بھی امام صاحب نے منظور نہیں کیا اور فرمایا۔ علم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے اس میں کسی کے لیے تخصیص کی گنجائش نہیں ہے۔ امیر یہ باتیں سنکر برہم ہوا۔ اور آپ کو بخارا سے نکلوا دیا۔ امام صاحب یہاں سے نیشاپور گئے۔ اور وہاں سے اپنے ننہیال خرتنگ چلے گئے۔ جو کہ سمرقند کے قریب ایک گاؤں ہے۔

## وفات

اس صحرا نوردی میں امام صاحب کو بہت تکلیف اٹھانا پڑی۔ رمضان المبارک کا مہینہ خرتنگ میں گزارنے کے بعد آپ شوال میں سمرقند کیطرف جا رہے تھے کہ راستہ میں پیام اجل آگیا۔ اور ۲۵۶ھ میں ۶۲ برس کی عمر میں احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عاشق اپنے آقا کی قدم بوسی کے لیے ان کے قدموں میں جا بیٹھا۔ اور یوں ملتِ اسلام کا یہ مہر تاباں، اپنی پوری چمک دکھانے کے بعد آخر غروب ہو گیا۔ ؎

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیے۔

امام بخاریؒ کی ساری زندگی اشاعتِ اسلام، خدمتِ احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مبارک اسوہ کی کامل اتباع میں گزری۔ آپ کی زندگی کے شب و روز کا خاکہ اور آپ کے علم و فضل اور مقام و مرتبہ کا تذکرہ نہایت عمدہ پیرایہ میں علامہ عبدالسلام مبارکپوری کی اس تحریر میں ملتا ہے۔

لکھتے ہیں۔

"حقیقتِ امر یہ ہے کہ جو شخص احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دھن میں "یوما بخردلٍ ویوما بالعقیق" ہو۔ اس کو کھانے اور پہننے کے تکلفات سے کیا تعلق کبھی جیال خراسان میں دکھائی دے رہا ہے تو کبھی کوہ لبنان پر مقیم ہے کبھی بصرہ کا سفر درپیش ہے تو کبھی کوفہ میں درس دیتا ہوا نظر آتا ہے۔ کبھی مسجد نبوی میں بین المحراب والمنبر صحیح حدیثوں کا مجموعہ تیار کر رہا ہے۔ کبھی کسی شیخ کے پاس جانے میں خرچ چوک گیا ہے تو بھوک کی تکلیف کو جنگل کی بیتوں سے دفع کرتا ہے اور تین روز متواتر گھاس پات پر گزارہ کر کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلنے کا شرف حاصل کرتا ہے جو ان کو غزوۂ ذات الخبط میں پیش آیا تھا۔ کبھی مجلس درس میں کئی روز دکھائی نہیں دیتا۔ تفتیش کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ بجز لنگی سارے کپڑے فروخت ہو چکے ہیں۔ حیاء نے دامن پکڑ رکھا ہے اس لیے حجرہ سے باہر نکلنا مشکل ہے۔ کبھی مسافر خانہ کی تیاری میں معماروں کے آگے اینٹیں اور گارہ پہنچانے میں مشغول ہے۔ منع کرنے پر "ھذا الذی ینفعنی" کہہ رہا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کا شوق دل میں جوش زن ہے جو مسجد نبوی کی تیاری اور غزوۂ احزاب کے روز خندق کھودنے میں پیش آیا۔ جن موقعوں میں خود بنفسِ نفیس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کل صحابہؓ مٹی اور پتھر کے اٹھانے میں مشغول تھے اور جوشِ مسرت میں فرماتے

؎ ھذا الحمال۔ لاحمال خیبر
ھذا ابر ربنا واطھر۔

یہ بوجھ جس کو ہم اٹھاتے ہیں۔ خیبر کے خرموں اور کھجوروں کے بوجھ نہیں ہیں خدا کی قسم یہ بوجھ ان سے کہیں زیادہ اچھے اور نفع بخش ہیں کبھی "واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل" کی تعمیل میں مستغرق ہے اور تیر اندازی کی مشاقی کے لیے گھوڑے پر سوار ہو کر میدان میں جا رہا ہے۔ کبھی نماز کے اندر کسی آیت یا سورت کے پڑھنے میں اس قدر شغف ہے کہ موذی جانور کی نیش زنی کی حس تک نہیں۔ نزافت پانے کے بعد بعد دیکھا جاتا تو نیش کا اس قدر زہر ہے کہ نیش زدہ عضو متورم ہو گیا ہے۔"

(سیرت بخاری صفحہ ۷۷-۷۹)

؎ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

نوٹ: صحیح بخاری کے متعلق جامع معلومات پر مشتمل مبسوط مضمون آئندہ پیش کیا جائے گا۔

(وباللہ التوفیق)

# دھان کی کاشت

دھان کی کاشت کا موسم شروع ہونے والا ہے۔ اچھی پیداوار فی ایکڑ حاصل کرنے کے لئے چند مفید باتیں درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ ہمارے زمیندار و کاشتکار احباب زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنیکی سعی فرماویں۔

۱۔ زیادہ پیداوار دینے والی اقسام کاشت کی جائیں۔ تحقیقاتی ادارہ نے ایک نئی قسم کے ایس ۲۸۲ دریافت کی ہے جو اری ۶ سے تقریباً پانچ من فی ایکڑ زیادہ پیداوار دیتی ہے اس کے علاوہ باسمتی ۳۷۰ اور باسمتی پاک یا باسمتی ۱۹۸ کاشت کی جائیں ان اقسام کا بیج گورنمنٹ ڈپوؤں سے دستیاب ہے وہاں سے بیج حاصل کیا جائے۔

۲۔ شرح تخم:۔

و۔ اری ۶ کے ایس ۲۸۲ - ۶ تا ۷ کلوگرام فی ایکڑ

ب:۔ باسمتی ۳۷۰ وغیرہ - ۴ تا ۵ " " " "

۳۔ وقت کاشت پنیری:۔

ا۔ اری ۶ اور کے ایس ۲۸۲ - ۲۰ مئی تا ۲۰ جون

ب۔ باسمتی اقسام - یکم جون تا ۲۰ جون

۴۔ کاشت پنیری:۔

زمین اچھی طرح سے تیار کریں۔ اری ۶ وغیرہ کا بیج ایک کلو فی مرلہ اور باسمتی اقسام کا نصف کلوگرام فی مرلہ کے حساب سے کاشت کیا جائے۔ بیج کو کاشت سے پہلے پانی میں ۲۴ سے ۳۶ گھنٹے بھگوئیں۔ اس سے اگاؤ بہتر ہو جاتا ہے۔ جب بیج کا چھٹہ دیا جائے تو پانی ایک سے ڈیڑھ انچ گہرا ہونا چاہیئے اور ایک ہفتہ تک پانی صبح دیں اور شام کو نکال دیں۔ اس کے بعد پودے بڑھنے کے ساتھ پانی بھی زیادہ کرتے جائیں۔ پود ۲۵ سے ۳۰ دن تک تیار ہو جاتی ہے اگر ضرورت ہو تو پنیری کو امونیم سلفیٹ کھاد دے دیں۔

۵۔ تیاری زمین:۔

پنیری کی کاشت کے ساتھ ہی زمین کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ کدو کے لئے ہر ہفتہ دس دن کے بعد کھڑے پانی میں ہل چلائیں۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے پانچ چھ دن تک پانی نہ لگائیں تاکہ جڑی بوٹیاں اگ آئیں تو پانی دے کر ہل چلانے سے تلف ہو جائیں۔ چار پانچ دفعہ یہ عمل کرنے سے کھیت تیار ہو جائے گا۔ آخری دفعہ ہل چلانے سے پہلے کھاد ڈال دیں تاکہ کھاد نچلی سطح میں چلی جائے

۶۔ پنیری کی منتقلی:۔

تقریباً ایک ماہ تک پود تیار ہو جاتی ہے کھیت ہموار ہونا چاہیئے۔ پانی کھڑا ہو تو پودا لگائیں۔ پودوں کا فاصلہ ۲۰ × ۲۰ ہونا چاہیئے۔ اور فی سوراخ دو تین پودے لگائیں۔ کوشش کی جائے کہ کھیت میں تین دن تک پانی کھڑا رہے اس کے بعد پانچ چھ دن تک پانی نہ لگائیں اسطرح سوکا دینے سے پیداوار پر خوشگوار اثر پڑے گا۔ اس کے بعد جب پانی دیا جائے تو کھاد کی بقیہ مقدار دی جائے۔

۷۔ کھاد:۔

| قسم زمین | باسمتی اقسام | اری ۶ اور کے ایس ۲۸۲ |
|---|---|---|
| | کلوگرام فی ایکڑ | |
| | نائٹروجن | فاسفورس، پوٹاش - نائٹروجن |
| عام زمین | ۲۳ ۲۳ | ۲۳ - ۴۶ - ۲۲-۲۲ |
| کمزور زمین | ۲۴ ۲۴ | ۲۳ ۵۵ - ۲۲-۲۳ |

ہماری زمینیں زیادہ تر کلراٹھی ہیں۔ لہٰذا ان میں امونیم سلفیٹ اور سپر فاسفیٹ بہتر نتائج دیتی ہیں۔

نائٹروجن کھاد کا ۳/۲ حصہ اور تمام فاسفورس اور پوٹاش پنیری منتقل کرنے کے وقت دے دیں۔ بقیہ ۳/۱ نائٹروجن تیس پینتیس دن بعد دیں اور آخری حصہ کھاد ضرورت کے مطابق دی جائے۔

جست کی کمی بھی دیکھی گئی ہے۔ لہٰذا ضرورت کے مطابق ۵ کلوگرام تک زنک سلفیٹ فی ایکڑ دیں۔

۸۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی بڑی ضروری ہے۔ اس کا خاص خیال رکھا جائے یہ پیداوار پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ بعض دوائیاں بھی ملتی ہیں اگر ضرورت ہو تو استعمال کی جائیں۔

۹۔ ضرر رساں کیڑے:۔

مختلف قسم کے کیڑے فصل کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کے تدارک کے لئے محکمہ زراعت کے عملہ سے مشورہ کر کے مناسب دوائی استعمال کی جائے۔

۱۰۔ فصل کی برداشت:۔

فصل کی برداشت احتیاط سے کی جائے تاکہ کم سے کم نقصان ہو۔ اور دانے ضائع نہ ہوں۔

احباب کو مزید معلومات کے لئے محکمہ زراعت کے مقامی افسران سے رابطہ پیدا کرنا چاہیئے۔ یا نظارت زراعت سے رجوع فرمادیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ دوستوں کی سعی مشکور فرماوے اور بہتر پیداوار حاصل کریں۔ (نظارت زراعت)


## ڈنٹل سرجن ڈاکٹرز توجہ فرمائیں

ایسے احمدی ڈنٹل سرجن ڈاکٹرز جو تین سال یا اس سے زائد عرصہ کے لیے اپنی خدمات وقف کر سکتے ہوں اور خدمتِ خلق کے ساتھ خدمتِ دین کا جذبہ بھی رکھتے ہوں ازراہ کرم خاکسار سے فوری رابطہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# پیارے ابّا جان کی یاد میں

(محترمہ مبارکہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب آئی سپیشلسٹ ربوہ)

۲۴ اور ۲۵ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب ہمیں محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نے اطلاع دی کہ میرے پیارے ابّا جان چوہدری ظہور احمد صاحب پر دل کا شدید حملہ ہوا ہے۔ ہم پر تو ایک سکتہ طاری ہو گیا۔ اسی حالت میں گرتے پڑتے اپنے ربّ سے ان کی شفا یابی کی دعائیں کرتے ان کے گھر پہنچے وہاں کا منظر دیکھ کر رہے سہے اوسان بھی جاتے رہے۔ میرے پیارے ابّا جان اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

یوں محسوس ہوتا تھا جیسے سکون کی نیند سو رہے ہوں۔ ہم سب ارد گرد تڑپ رہے تھے رو رہے تھے اور وہ جو میرا چہرہ اداس دیکھ کر بے چین ہو جایا کرتے تھے بالکل خاموش تھے۔ سارا وقت ان کے پاس بلک بلک کر روتی رہی۔ کسی چیز کا ہوش نہ تھا حتیٰ کہ ہمیں اسی حالت میں چھوڑ کر اعزہ و اقارب جنازہ اٹھا کر لے گئے۔

## پیدائش

آپ ۱۴ جنوری ۱۹۰۸ کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت منشی امام الدین اوجلوی (یکے از اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام) آپ کا نام رکھوانے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ فرماتے تھے کہ میں قادیان آیا۔ مسجد مبارک میں چند دوست بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ میرے لڑکے کا نام حضور میرے بڑے لڑکے نثار احمد کے نام پر رکھیں۔ لیکن میرا خیال تھا حضور عموماً والد کے نام پر ہر بچہ کا نام رکھتے ہیں اس لیے حضور غالباً اب بھی ایسا ہی کریں گے۔ حافظ حامد علی صاحب نے حضور کو میرے آنے کی اطلاع دی اور بچے کی پیدائش کا بھی ذکر کیا۔ حضور مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے اور مبارکباد دی۔ فرمایا کہ بچہ کا نام "ظہور احمد" رکھیں اور دعا فرمائی۔

## تعلیم

آپ تعلیم حاصل کرنے کی خاطر اپنا آبائی گاؤں چھوڑ کر اپنی بہن محترمہ زینب خاتون صاحبہ مرحومہ اہلیہ حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب کے ہمراہ قادیان تشریف لے آئے۔ بعد میں ہمارے دادا جان محترم نے بھی ہجرت اختیار کر کے قادیان میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔

آپ نے میٹرک تک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پڑھا اور پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک کی سند حاصل کی۔ سکول میں آپ ہمیشہ اچھے نمبروں سے پاس ہوتے رہے۔

## ملازمت

میٹرک پاس کرنے کے بعد قادیان میں ہی بطور کلرک ملازمت اختیار کر لی اور اپنی دفتری ڈیوٹی کے علاوہ سلسلہ کی ذیلی تنظیموں میں بھی جو خدمت ان کے سپرد کی جاتی تھی نہایت دیانت اور ایمانداری سے ادا کرتے تھے۔ آپ ترقی کر کے زینہ بزینہ معمولی کلرک سے ہیڈ کلرک۔ معاون ناظر نائب آڈیٹر، آڈیٹر۔ ناظر دیوان اور سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ جیسے اہم عہدوں پر فائز رہے

میرے پیارے ابا جان اوائل عمر سے لے کر آخری ایام تک حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ) جیسے عالی دماغ اور عظیم الشان خلیفہ کے زیر قیادت رہے۔ ان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے خلافت سے پہلے ہی خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور دیگر اداروں میں ساتھ ساتھ رہے۔ حضور نے انہیں اپنی تربیت میں لے کر سلسلہ احمدیہ کا نہایت مفید اور کارآمد وجود بنا دیا۔

ابا جان مرحوم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت تھی دل و جان سے خلیفہ کے اطاعت گزار۔ خیر خواہ اور سلسلہ کے وفادار تھے۔ سلسلہ کا مفاد انکو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھا۔ بسا اوقات وہ اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اپنے فرائض منصبی کو بخوشی اور باحسن طریق ادا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ ہر قدم پر خلفاء کرام کی دعاؤں کی برکت سے ان کی حفاظت فرماتا۔ وہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے جاں نثار خادم تھے۔ ان کے ہر حکم پر ہر وقت لبیک کہتے۔ ان کی خوشنودی ان کی خوشی تھی۔ ان کی پریشانی پر وہ بے چین ہو جایا کرتے تھے۔

ان کی مثال ایک محبوب اور محب کی سی تھی وہ ان کی منشاء کے مطابق کام کرتے اور مشکل سے مشکل کام کو بھی ان کی خواہش کے مطابق پایۂ تکمیل تک پہنچاتے۔ یہی وہ جاں نثاری اور خوشنودی حاصل کرنے کا جذبہ تھا جس نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظروں اور دل میں جگہ بنائی۔ وہ بڑی ہی دور شناس نظریں تھیں جنہوں نے روز اوّل سے ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ اسلام اور احمدیت کا جاں نثار سپاہی بڑے کام کی چیز ہے۔ مرحوم اسلام کے لیے اپنی جان، مال اور اولاد کو قربان کرنے کے لیے تیار رہتے تھے۔

بچپن میں ہمیں ابا جان مرحوم گھر میں کم ہی نظر آیا کرتے تھے۔ جب پوچھتے کہ وہ کہاں گئے ہیں جواب ملتا میاں صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ) نے بلایا ہے۔ ان دنوں خدام الاحمدیہ میں ان کے ساتھ کام کرتے تھے۔

ملک کی تقسیم کے وقت ہم سب بہن بھائی چھوٹے تھے ابا جان مرحوم ان دنوں اکثر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر کاربند رہتے ہوئے جماعت کے حفاظتی اقدام کے پیش نظر ایک سکھ تھانیدار کے ساتھ رہتے تھے۔ قادیان سے عورتوں اور بچوں کے انخلاء کے لیے آپ اور دوسرے لوگ بھاگ دوڑ کر رہے تھے۔ آخر ایک دن ہمارے گھروں پر سکھوں نے حملہ کر ہی دیا ہم میں سے کچھ تو خالی ہاتھ لڑکوں کے بورڈنگ ہاؤس پہنچے اور کچھ لوگ ہمارے چھوپھا جان (ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب مرحوم) کے گھر اس وقت بھی پیارے ابا جان اپنے حضرت میاں صاحب (خلیفہ ثالث) کے ساتھ سب کو بحفاظت پاکستان پہنچانے کی کوشش میں مصروف تھے

پیارے ابا جان دفتری امور کے علاوہ سلسلہ کی ہنگامی ضرورت کے وقت بھی اپنے فرائض ادا کرنے میں پیش پیش ہوتے تھے۔ حضرت مصلح موعود انکو سلسلہ کے کاموں کے لیے اکثر اوقات لاہور امرتسر۔ دہلی۔ ڈلہوزی۔ کشمیر۔ سرینگر۔ شملہ۔ بٹالہ اور سیالکوٹ وغیرہ بھیجتے رہتے تھے۔

## ربوہ

ابا جان مرحوم بتایا کرتے تھے کہ ربوہ کی آبادکاری کے سلسلہ میں آپ ان چند لوگوں میں سے تھے جو پہلے پہل یہاں آئے۔ خیموں میں رہائش تھی علاقہ لق و دق صحرا کا منظر پیش کرتا تھا ہر طرف گرد و غبار تھا۔ دن کے وقت بھی سخت ویرانی اور سناٹا ہوتا تھا۔ ہم میں سے ایک شخص کے پاس چارپائی بھی تھی اور حضرت میاں صاحب اپنی چارپائی پر لگا دیا اور خود نیچے سو گیا۔ آدھی رات کے وقت عجیب سی آواز سن کر میری آنکھ کھل گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میرے ساتھی کے سینے پر بہت بڑا سانپ ہے اور وہ گہری نیند سو رہا ہے۔ میرے دل سے سخت گھبراہٹ کے عالم میں ارحم یا ربی نکلا ابھی میں سوچ بھی نہ پایا تھا کہ کیا کروں کہ اس شخص نے کروٹ بدلی اور سانپ تیزی سے قلابازی کھا کر بھاگا۔ میں نے جلد سے اس کو جگایا اور بقیہ رات ہم نے اللہ کا شکر اور دعائیں کرتے ہوئے گزار دی۔

کچھ سال ابا جان مرحوم ناظم مکانات (جلسہ سالانہ کے موقعہ پر) بھی رہے۔ ان دنوں وہ سارا سارا دن اور رات "دفتر ناظم مکانات" میں ٹھہرتے۔ مہمان عدم واقفیت کی بنا پر ہمارے گھر کا کنڈی بھی ساری رات کھٹکھٹاتے رہتے،

کچھ عرصہ ابا جان مرحوم محلہ دارالبرکات کے پریذیڈنٹ بھی رہے۔ ان دنوں ہمارے چھوپھا حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہمارے گھر ہمارے ساتھ ہی رہتے تھے ان دنوں میں جامعہ نصرت میں پڑھتی تھی۔ ابا جان اور چھوپھا جان گھر پر ہوتے۔ والدہ صاحبہ اور بھائی جڑوا لوالہ رہتے تھے۔ ابا جان کے پاس لوگوں کا تانتا لگا رہتا انکو گھر سے باہر بھی جانا پڑتا۔ لوگ بار بار اپنی شکایات اور مسائل کے حل کے لیے دروازہ کھٹکھٹاتے ابا جان کو تو بھاگ دوڑ کرنی پڑتی تھی لیکن لوگ ہمیں بھی کوئی کام یکسوئی سے کرنے نہ دیتے تھے۔

۱۹۶۲ء میں پہلی دفعہ حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے ہمراہ مشرقی پاکستان گئے۔ اس دورہ سے واپسی پر بہت خوش تھے۔ فرمانے لگے میں نے اور حضرت میاں ناصر احمد صاحب نے وہاں تقاریر بھی کیں۔ تقریر کرنے میں بس جھجک ہی تھی وہ جاتی رہی ہے۔ تقریر کرنا کوئی ایسی مشکل بات نہیں ہوتی۔ ہماری وہاں کے بڑے بڑے لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ وہ بڑے تحمل سے بات سنتے اور نیک نیتی سے سوالات پوچھتے۔ بظاہر ان میں ہماری جماعت کے بارے میں ذرا بھی تعصب نہیں پایا جاتا تھا۔

حضرت خلیفہ ثانی نے آپ کو نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ مقرر فرمایا اور پھر کچھ عرصہ بعد آڈیٹر مقرر فرمایا۔ آپ اسی عہدہ سے ہی ریٹائر ہوئے۔ ریٹائر ہو جانے کے بعد حضرت خلیفہ ثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہیں "ناظر دیوان" کے عہدہ پر مقرر کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ کی ذمہ داری آپ کو سونپی ہوئی تھی۔ جس کو آپ نے حضور کی ہدایت کے مطابق نہایت محنت، لگن اور دیانتداری سے آخر وقت تک ادا کیا۔ بلکہ آخری دنوں میں تو بے انتہا کام کیا۔ ان دنوں دفتر وصایا کا کام بھی آپ کے سپرد کر دیا گیا۔ آپ نے دن رات لگا کر کام کو نپٹایا کیونکہ انہوں نے اپنے پیارے خلیفہ کے ہمراہ مسجد سپین کے افتتاح کے لیے جانا تھا۔ ان دنوں فائلوں کا انبار گھر پر بھی چھٹی کے بعد منگوا لیتے۔

میرے پیارے ابا جان نے سارے عرصہ کارکنی میں خلفاء کرام کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے مسلسل سعی کرتے رہنا ہی اپنا اصول بنائے رکھا۔ بے حد محنت کرنے والے۔ بیدار مغز سلسلہ کا درد رکھنے والے غیرتمند انسان تھے اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے بڑی محبت اور احسان کا سلوک اور ان کو اس طرح اپنے پاس بلایا جس طرح گلشن احمد کا ایک پھول توڑا ہو۔ بڑے ناز سے اور بڑے پیار سے اپنے پاس بلا لیا۔

۱۹۷۶ء میں آپ کو پہلا دل کا دورہ پڑا جو بہت شدید تھا۔ خدا نے اپنا فضل کیا۔ بروقت طبی امداد حاصل ہو گئی۔ اس دن اتفاق سے ہمارے گھر آئے ہوئے تھے۔ چھ سال اللہ تعالیٰ نے مزید خدمت دین کی توفیق دی اور ہم بھی ان پر شفقت سایہ سے فیض یاب ہوتے رہے۔ کبھی کبھی زیادہ تھکا ہوا دیکھ کر کہہ اٹھتی تھی آپ اپنی صحت کا خیال رکھا کریں تو کہتے یہ تو خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا فضل ہے جسے دیدے۔ اب ہم اپنا وقت پورا کر چکے ہیں۔ یہ زندگی اگر اللہ کی راہ میں کام آجائے تو زہے نصیب۔ خدا کی قدرت کہ ان کی یہ خواہش بھی پوری ہوئی اور وہ سلسلہ کا کام زندگی کے آخری سانس تک کرتے رہے۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

آپ کی قوتِ حافظہ قابلِ رشک تھی۔ آپ ذہنی کام لگاتار گھنٹوں کرتے رہتے۔ یہ خداداد قوت تھی باوجود ضعیف العمری کے۔

۱۹۷۸ء میں پیارے ابا جان مرحوم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ "کسر صلیب کانفرنس" لندن کے موقعہ پر یورپ جانے کا شرف حاصل ہوا۔ وہاں بھی خلیفہ ثالث رحمہ اللہ کے ساتھ ساتھ رہے۔

آپ بتایا کرتے تھے کہ وہاں کا موسم اتنا اچھا ہے کہ بعض اوقات ہم لگاتار اٹھارہ تا بیس گھنٹے کام کرتے پھر بھی تھکن نام کو نہ ہوتی تھی خوشگوار موسم کی وجہ سے طبیعت خود بخود کام پر مائل رہتی ابا جان وہاں پر قریباً پانچ ماہ حضور (خلیفہ ثالث رح) کی مجلس علم و عرفان سے فیضیاب ہوتے رہے اور ان کے مقاصد اور پروگراموں کی تکمیل میں حصہ پانے کی سعادت ملتی رہی۔ وہ بڑے مطمئن اور خوشگوار اثر لے کر خوش خوش وطن اپنے گھر پہنچے۔

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے متعلق فرمایا کرتے تھے آپ ایک عظیم ماں کی عظیم بیٹی ہیں بہت دیندار۔ اعلیٰ تربیت کی مالک۔ بڑی ذمہ دار اور فرض شناس۔ یہ چیزیں انہوں نے سفر یورپ کے درمیان زیادہ قریب سے دیکھیں۔ جب کبھی ان کا ذکر آتا تو آپ انہیں "عظیم عورت" کہہ کر یاد کرتے۔ ان کے بلند کردار اور حسنِ سلوک کی وجہ سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ ابا جان کا بہت خیال رکھتیں اور میزبانی کے فرائض احسن رنگ میں ادا فرماتیں۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ بیگم صاحبہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے آمین۔

۱۹۸۰ء میں آپ کو پاکستانی جماعت احمدیہ کے وفد کے رکن کی حیثیت سے بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) جانے کا موقعہ ملا۔

۱۹۸۲ء میں حضور کا پروگرام سپین میں مسجد کے افتتاح کے لیے جانے کا تھا۔ پیارے ابا جان کو ساتھ ہی لیجانا تھا۔ مئی کے آخری عشرہ میں ویزے حاصل کرنے کے سلسلہ میں اسلام آباد گئے وہیں پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کو پہلی بار دل کا شدید حملہ ہوا۔ علاج معالجہ کے بعد طبیعت سنبھل گئی اور وہ روبصحت تھے۔ ابا جان کو ربوہ بھجوا دیا کہ یہاں کے کام نپٹائیں۔ دن رات دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ جاری تھا۔ آٹھ جون کو فون پر اطلاع ملی کہ حضور کی طبیعت اچانک پھر بگڑ گئی ہے۔ ابا جان سخت پریشان تھے۔ ہر وقت فون کے پاس رہتے اگر نماز وغیرہ کے لیے ادھر اُدھر ہوتے تو والدہ محترمہ کو تاکید کرتے کہ فون کی طرف دھیان رکھیں، ۹،۸ جون کی درمیانی شب فون کی گھنٹی بجی تو ابا جان مرحوم نے فون سنا اور بے ساختہ

انا للہ وانا الیہ راجعون

کہا۔ والدہ محترمہ نے گھبرا کر پوچھا کیا ہوا؟ تو بمشکل گلے سے آواز نکلی بس سمجھ چھوڑ گئے ساتھ ہمارا۔ کھیل ختم۔ اسی وقت والدہ محترمہ نے ہمارے گھر فون پر اطلاع دی۔

فون سننے پر میں سوچنے لگی۔ کہ اب ابا جان کس طرح زندہ رہیں گے اب وہ نہیں بچتے۔ کیونکہ ہمیں تو بخوبی اندازہ تھا کہ ان کو پیارے خلیفہ سے کسقدر محبت تھی۔ میرے ابا جان مرحوم تو کب کا اس دنیا سے ناطہ توڑ رہے تھے۔ یہ پیارے خلیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر عظیم احسان تھا کہ وہ ان کی ہمت بندھاتے اور ایسی روح پھونکتے کہ ان میں کئی جوانوں جتنا کام کرنے کا جذبہ جوش پیدا ہو جاتا۔

مارچ ۱۹۸۲ء میں خلیفہ ثالث رحمہ اللہ نے جماعتی امور کے لیے کراچی جانے کا ارشاد فرمایا۔ فیصل آباد سے کراچی جانے والی فلائٹ اس دن منسوخ ہو گئی۔ ساتھیوں نے بذریعہ ٹرین جانے کا پروگرام بنایا۔ گاڑی سندھ کے ریگزاروں سے گزر رہی تھی کہ گرد کی وجہ سے آپ کو کھانسی کی تکلیف شروع ہو گئی۔ اور علاج معالجہ کے باوجود زیادہ ہوتی گئی۔ کراچی سارا عرصہ بیمار رہے اور بیماری ہی کی حالت میں پندرہ دن بعد واپس آئے۔ بڑے مایوس اور ایسی باتیں کرتے تھے۔ جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ جینے کی تمنا چھوڑ چکے ہیں۔ حالانکہ زیادہ پریشانی کی کوئی بات نہ تھی۔ ان کو زندگی میں پہلی بار کھانسی ہوئی تھی۔ اس دوران حضور نے فون پر طبیعت دریافت کی اور ملنے کو کہا۔ ابا جان نے معذوری کا اظہار کیا مبادا میری وجہ سے حضور کو کوئی تکلیف ہو جائے۔ دعاؤں اور دواؤں کے طفیل دو چار دن میں بالکل ٹھیک ہو گئے۔ حضور نے یاد فرمایا آپ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دیکھ کر بہت خوش ہوئے فرمایا تم تو بالکل ٹھیک ہو۔ بھلا کھانسی بھی کوئی مرض ہے، مجھے تو کئی عوارض ہیں اور میں پرواہ بھی نہیں کرتا چلو یورپ (سپین) جانے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اس کے بعد واقعی ابا جان ٹھیک ہو گئے۔ دن رات کام میں مگن۔ گھر میں بھی ڈھیروں پلندے فائلوں کے جن کے درمیان بیٹھے ہیں۔ ہم نے دبی زبان میں کہنا بھی ابا جان آرام و صحت کا بھی خیال رکھیں مگر جواب ملتا کہ سپین جانے سے پہلے کام نمٹانا ہے پتہ نہیں تھا ہمیشہ کے لیے نمٹا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد ابا جان کے چہرے پر مستقل غم کی چھاپ لگ گئی تھی۔ جیسے اندر سے کوئی چیز ٹوٹ گئی ہو۔ ۹ جون دوپہر کے وقت حضور رحمہ اللہ کے چہرہ کی زیارت کے لیے ابا جان کے گھر گئی۔ ان کی آنکھیں شدتِ غم سے سرخ ہو رہی تھیں۔ میں نے سلام کیا۔ میرے منہ سے پورے الفاظ ادا نہیں ہو سکے۔ ان کے منہ سے بھی کچھ نہیں نکلا ورنہ وہ دیکھتے ہی سلام کہہ اٹھتے اس وقت مجھے دیکھتے ہی بولے "حضرت صاحب ہمیں چھوڑ گئے"۔ پھر جلدی سے ڈرائینگ روم کی طرف چل دیئے اور دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ ابا جان شدتِ غم سے اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکتے تھے دوسروں کے سامنے وہ رونا پسند نہ کرتے تھے۔ ہماری بھی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکلنے لگے۔ بچے بھی رو رہے تھے۔ اب یہ سطور لکھ رہی ہوں تو آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے۔ حضور کی تدفین اور انتخابِ خلافت کے وقت ابا جان مرحوم نے بڑی ہمت اور صبر کا ثبوت دیا۔ رات کو گھر آکر سارے حالات بتائے۔ سب رشتہ داروں نے جو حضور کی تدفین کے سلسلہ میں آئے ہوئے تھے۔ بڑی خاموشی اور توجہ سے ارد گرد بیٹھ کر سنا۔ خلافت کے انتخاب پر بڑے مطمئن فرمانے لگے الحمد للہ کہ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی آزمائش سے بچا لیا اور سب کام اللہ کے فضل سے بخیر و خوبی ہو گئے۔ اور پھر حسبِ عادت پروانہ شمع کے گرد طواف کرنے لگا۔ ہم نے بھی اطمینان کا سانس لیا۔ شکر ہے ابا جان کا دھیان اپنے پیارے خلیفہ رابع کی طرف ہو گیا ہے

ہم روز ابا جان سے ملنے جاتے تھے۔ ایک دن بڑے پریشان تھے۔ پوچھنے پر فرمایا کہ حضرت صاحب نے مجھے اسپین جانے کے لیے ارشاد فرمایا ہے۔ میں نے کہا ابا جان تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے فرمانے لگے جب میں سوچتا ہوں کہ خلیفہ ثالث رحمہ اللہ ساتھ نہ ہوں گے تو عجیب سی کیفیت ہو جاتی ہے۔ میں خاموش ہو گئی تو مجھے تسلی دے کر فرمایا فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ منہ اوپر اٹھا کے اور انگلی کا اشارہ بھی اوپر کی طرف کر کے کہا دیکھو خدا کیا کرتا ہے۔ دو دن بعد تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اس بارے میں کچھ نہ کہا تو بڑے مطمئن سے ہو گئے اور کہا شکر ہے حضور نے مجھے جانے کے لیے دوبارہ کچھ نہیں کہا۔ لیکن ہوا وہی جس کا ہمیں خدشہ تھا۔ آپ راہیٔ ملک عدم ہو گئے۔

(باقی)

## حل شدہ پرچے جلد بھجوائیں

مندرجہ ذیل مجالس ناصرات سالانہ مرکزی امتحان ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ منعقدہ یکم مئی ۱۹۸۳ء کے حل شدہ پرچے جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔ بصورت دیگر مقابلہ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

پشاور، مبارک آباد، جھنگڑ۔ حاکم والا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ، لودھراں، معراجکے، چک ۱۶۹/۱۷۱ شمالی سرگودھا، سانگھڑ۔ گوجرانوالہ۔ محال مگراء ضلع سیالکوٹ۔ نواب شاہ۔ سعد اللہ پور۔ گجرات خانپور سیداں، حافظ آباد، قصور۔ ست پور ضلع سیالکوٹ۔ کھاریاں، کوئٹہ۔ کھریہ۔ اوکاڑہ چاہ شیخواہ۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)


کھیلوں کا سامان، بچوں کے کھلونے
فینسی چوڑیاں۔ آرٹیفیشل جیولری
شاہد شاپنگ سنٹر
افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵۔۶۔۷ جون
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کر لیں
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان
چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸

موسم گرما کے دیدہ زیب
پاکستانی، بین الاقوامی معیار
کے پارچہ جات
پاک کلاتھ ہاؤس
رحمت بازار ریلوے روڈ (منڈی) ربوہ

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات و کتب کا مرکز
ٹنکچرز۔ پوٹینیاں۔ شوگر آف ملک۔ گولیاں۔ ٹکیاں۔ خالی شیشیاں۔ جرمنی کی سیلڈ ادویات اور ہومیوپیتھک و بایوکیمک کتب وغیرہ پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۷/۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

جماعتہائے احمدیہ بیرون پاکستان کی تازہ اطلاعات کے مطابق مندرجہ ذیل مزید احباب نے تحریک جدید کے نمایاں وعدے کر کے معاونین خصوصی کی صف میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔ بعض نے وعدہ میں مزید اضافہ کیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان۔ مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

### صف اوّل

۱۔ مکرم زکریا کزیٹو صاحب یوگنڈا ۵۰,۰۰۰ شلنگ ۲۔ مکرم سلیمان موانجے صاحب یوگنڈا ۵۰,۰۰۰ شلنگ
۳۔ " محمد ظفر اللہ گھمن صاحب " ۴۳,۰۰۰ " ۴۔ " چوہدری اعجاز احمد " زیمبیا ۲۰۰ کواچے
۵۔ " کریم اللہ صاحب زیروی امریکہ ۳۰۰ ڈالر ۶۔ " داؤد امیر الدین " امریکہ ۳۹۶ ڈالر
۷۔ مکرم نزہت حنیف صاحبہ ۴۲۰ " معہ اہل وعیال)

### صف دوم

۱۔ مکرم شعیب نصیرہ صاحب یوگنڈا ۲۵,۰۰۰ شلنگ ۲۔ مکرم منظور احمد صاحب یوگنڈا ۲۰,۰۰۰ شلنگ
۳۔ " بوالوا ابوبکر صاحب زیمبیا ۱۰۰ کواچے ۴۔ " شاہد عباسی صاحب مع والدہ و ہمشیرہ امریکہ ۱۶۰ ڈالر
۵ " اطہر چوہدری صاحب مع اہل وعیال امریکہ ۲۲۵ ڈالر ۶۔ " سید ساجد احمد صاحب مع اہل وعیال " ۱۵۰ "
(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید)

## امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۱۹۸۳ء

انصار اللہ کا دوسرا مرکزی امتحان ماہ جون ۸۳ء کے تیسرے عشرہ میں منعقد ہوگا زعماء سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ انصار کو شریک امتحان کریں۔ نصاب درج ذیل ہے

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۴ ربع اول۔
۲۔ کشتی نوح از صفحہ ۵۱ تا صفحہ ۸۱ (تازہ ایڈیشن شائع کردہ نظارت اشاعت لٹریچر)
۳۔ کتاب بنیادی نصاب صفحہ ۶۵ تا صفحہ ۱۱۶ (شائع کردہ انصار اللہ مرکزیہ)

(قیادت تعلیم۔ انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے خواہش مند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ر جون ۱۹۸۳ء ہے۔

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

۳۔ داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)


**بوہڑ والی گولیاں**

صحت و شباب کیلئے مکمل کورس -/۳۰

قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ

(حافظ آباد) گوجرانوالہ



ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی ضرورت ہر پڑھے لکھے خادم کو پیش آ سکتی ہے۔ نائب مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ


## کینیڈا مشن ہاؤسز اور مساجد کیلئے مزید قربانیاں

مندرجہ ذیل مزید احباب نے کینیڈا میں نئے مشن ہاؤسز و مساجد کے قیام کے لئے ۵۰۰ ڈالرز سے زائد وعدے کئے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کی توفیق بڑھاتا چلا جائے اور ان سے راضی ہو۔ آمین۔

۱۔ سید شریف احمد منصوری صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۲۳۰۰ ڈالر۔ ۹۔ ظفر سلیم شاہ صاحب ۷۰۰ ڈالر
۲۔ داؤد احمد جہلمی صاحب ۲۰۰۰ ڈالر ۱۰۔ محمد اکرام خان صاحب ۶۰۰ "
۳۔ آغا محمد علی صاحب ۱۵۰۰ " ۱۱۔ منیر الدین شمس صاحب ۵۷۰ " (ایک ماہ کا پورا الاؤنس)
۴۔ حمید اللہ بنگوی صاحب ۱۵۰۰ " ۱۲۔ میاں محمد صدیق صاحب ۵۰۰ "
۵۔ شیخ بشیر احمد صاحب ۱۰۰۰ " ۱۳۔ محمد معین جنجوعہ صاحب ۵۰۰ "
۶۔ منور احمد ملک صاحب ۱۰۰۰ " ۱۴۔ منور احمد بٹ صاحب ۵۰۰ "
۷۔ مرزا مبشر احمد صاحب ۱۰۰۰ "
۸۔ محمد عیسیٰ جان صاحب ۱۰۰۰ " (آجکل بیمار ہیں)

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

## درخواست ہائے دعا

● میرے بہنوئی مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب اوکاڑہ علاج کی غرض سے لنڈن تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حامی و ناصر ہو اور وہ مکمل طور پر باصحت ہو کر واپس لوٹیں۔

(صوفی محمد ابراہیم غلہ منڈی سرگودھا)

● میرا چھوٹا بھائی عزیزم قاضی عبدالوحید ۲۵ مئی کو زیادہ بیمار ہو گیا تھا۔ اب کچھ افاقہ ہے۔ اسی طرح میرے بھتیجے عزیزم عرفان نوید کو ۲۱ مئی کو ہیضہ ہو گیا دو روز ہسپتال میں زیر علاج رہا۔ گو صحت ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے

(قاضی عبدالرشید قاضی پن شاپ نیلہ گنبد۔ لاہور)

● خاکسار کے ایک مخلص دوست مکرم چوہدری کرامت اللہ صاحب آف چک ۹۸ شمالی سرگودھا اولادِ نرینہ سے محروم ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے نیک اور بابرکت عمر والی اولاد نرینہ سے نوازے۔ آمین۔

(عنایت اللہ انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا)

● برادرم مکرم سلیم احمد خان صاحب ڈیڑھ سال سے ایک ابتلا میں آ گئے ہیں۔ قارئین الفضل کی دعاؤں سے اب تک کافی حد تک وہ اس ابتلا سے نجات حاصل کر چکے ہیں کچھ حصہ باقی ہے اس سے بھی نجات کے لئے درد مندانہ درخواست دعا ہے

(نثار احمد خاں مربی سلسلہ۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

● مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ابن مکرم شیخ ضیاء الحق صاحب کراچی کا ایک دیوانی مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔

(شیخ مظفر احمد ۵۷۔ نسبت روڈ۔ لاہور)

● میری اہلیہ محترمہ بازوؤں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی جلد اور مکمل صحت کے لئے درخواست دعا ہے

(بشیر احمد بنی اسرائیل ریلوے کالونی۔ ربوہ)

● عاجز کا بیٹا اس سال ایف ایس سی کا امتحان دے رہا ہے اور بیٹی نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا کرے آمین۔ (میمونہ حمید۔ ربوہ)

## اعلان نکاح

۱۳ر مئی ۱۹۸۳ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں محترم بشیر احمد صاحب امیر حلقہ نمبر ۲ علی پور چٹھہ نے خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ مکرمہ نجم النساء صاحبہ بنت چوہدری خیرات محمد صاحب چٹھہ ساکن مدرسہ چٹھہ کے نکاح عزیزم فضالت احمد صاحب چٹھہ ولد محترم چوہدری شیر محمد صاحب چٹھہ ساکن مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بہت ہی بابرکت بنائے۔ آمین۔

(رشید احمد چٹھہ۔ اسلام آباد)

## لازمی چندہ جات کے بقایا جات جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مجلس صحت کے زیر اہتمام آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ شروع ہو گیا

## محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے افتتاح فرمایا

ربوہ ۔ یکم احسان / جون ۔ مجلس صحت مرکزیہ کے شعبہ والی بال کے زیر اہتمام آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ آج شام پونے چھ مسجد اقصیٰ گراؤنڈز میں شروع ہو گیا ۔ وکیل اعلیٰ تحریک جدید محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اپنے خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاح کیا ۔

تقریب افتتاح پونے چھ بجے کے قریب تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم محمد افضل صاحب نے کی بعد ازاں ٹورنامنٹ کمیٹی کے سیکرٹری مکرم سراج الحق قریشی صاحب نے معزز مہمان کا خیر مقدم کرتے ہوئے تشریف لانے پر ان کا شکریہ ادا کیا ۔ انہوں نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ کی توجہ کے باعث اب اس کھیل کو بھی سرپرستی ملی ہے چنانچہ حضور کی منظوری سے مکرم قریشی عبد الجلیل صادق صاحب کو والی بال مرکزیہ کا صدر اور مکرم چوہدری رشید احمد زیروی صاحب کو والی بال ربوہ کا صدر مقرر کیا گیا ہے جنہوں نے ربوہ میں اس کھیل کے فروغ کے لئے مختلف محلوں میں نگران مقرر کئے ہیں جناب چوہدری ظفر احمد کاہلوں صاحب ربوہ والی بال کے سرپرست ہیں ۔ انہوں نے بتایا کہ اس ٹورنامنٹ میں ربوہ کی آٹھ ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں جو یہ ہیں فضل عمر کلب اے ۔ ورد کلب ۔ نور کلب ۔ طاہر کلب ۔ شمس کلب ۔ ناصر کلب ۔ فضل عمر کلب بی ۔ یہ ٹورنامنٹ لیگ سسٹم پر ہوگا ۔ مجموعی طور پر ۱۵ میچ کھیلے جائیں گے

اس ٹورنامنٹ کے دوران ۲۰ بہترین کھلاڑی منتخب کئے جائیں گے جن کے لئے مکرم مولوی احمد حسین صاحب کی سربراہی میں ایک سلیکشن کمیٹی مقرر کی گئی ہے ۔ بعد میں ایک تربیتی کیمپ بھی لگایا جائے گا ۔

بعد ازاں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے چار قسم کی صلاحیتیں اور قابلیتیں عطا کی ہیں جو جسمانی ۔ ذہنی اخلاقی اور روحانی صلاحیتیں ہیں ۔ انسانی زندگی کا مقصد یہی ہے کہ تمام صلاحیتوں کی بہتر بنے نشوونما کر کے ان کو ترقی کے اعلیٰ مدارج تک پہنچایا جائے ۔ محترم چوہدری صاحب نے کہا کہ مجلس صحت کے قیام کا بڑا مقصد افراد جماعت احمدیہ کی جسمانی صلاحیتوں کو ترقی دینا ہے تاکہ جسمانی لحاظ سے ان کی قابلیتیں زوال کا شکار نہ ہوں ۔ انہوں نے کہا کہ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ٹورنامنٹ کو کامیاب کرے اور اسے جماعت احمدیہ کے افراد کی جسمانی صلاحیتوں کی نشوونما کا ذریعہ بنائے ۔

اس کے بعد محترم چوہدری صاحب نے دعا کروائی اور افتتاحی میچوں کے کھلاڑیوں سے تعارف حاصل کیا اور افتتاحی میچ دیکھا ۔ یہ میچ طاہر کلب اور ناصر کلب کے درمیان کھیلا گیا ۔ اس کے ریفری مکرم مولوی احمد حسین صاحب تھے یہ ٹورنامنٹ یکم سے ۳ جون تک جاری رہے گا اس کے بعد منتخب کھلاڑیوں کے درمیان ایک نمائشی میچ کروایا جائے گا ۔

---

# اپنی اولادوں کے دلوں میں خلافت کی اہمیت پیدا کرتے رہیں ۔ صدر لجنہ مرکزیہ

## لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کے تحت جلسہ یوم خلافت کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام جلسہ یوم خلافت پورے اہتمام کے ساتھ ۲۸ مئی بروز ہفتہ سوا پانچ بجے شام لجنہ ہال میں منعقد کیا گیا ۔ خواتین نے کثیر تعداد میں ذوق و شوق سے شرکت کی اور جلسہ کو کامیاب بنایا ۔ جلسہ کی صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فرمائی ۔ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا ۔ بعد ازاں درثمین سے نظم پڑھی گئی ۔ اس کے بعد مقررات نے قدرت ثانیہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے قرآن و احادیث کی روشنی میں خلافت کی اہمیت و برکات بیان فرمائیں ۔ خلافت احمدیہ کے مختلف ادوار میں جماعت کی ترقیات بیان فرمائیں اور ممبرات کو تلقین کی کہ اپنی اولادوں کے دلوں میں خلافت کی اہمیت پیدا کرتی رہیں تاکہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل خلافت کا جھنڈا بلند رکھے اور یہ خلافت دائمی ثابت ہو جیسا کہ خدائی وعدہ ہے نیز آپ نے فرمایا کہ خلیفۂ وقت اور خلافت سے ہماری محبت اس بات کی متقاضی ہے کہ ہم خلافت کی بھرپور اطاعت کریں اور اور اس کے لئے اعمال صالح بجا لائیں اور اس کا طریق یہ ہے کہ جو تحریک امام وقت کرے اس پر بھرپور انداز میں عمل کریں ۔

اس کے بعد آپ نے دعا کروائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

(نائبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ)

---

## نقشہ جات "بیوت الحمد"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیوت الحمد کے نقشہ جات ڈیزائن اور تخمینہ دینے کی تاریخ میں ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء تک کی توسیع کر دی گئی ہے ۔ تفصیلی ہدایات جو ایسوسی ایشن کے صدر صاحبان کو بھیجی جا رہی ہیں ۔ ان سے حاصل فرمائیں ۔

بہترین نقشہ جات کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انعام سے نوازیں گے

(چیئرمین انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز)

## فطرانہ اور عید فنڈ

فطرانہ اور عید فنڈ کے بارے میں گذارش ہے کہ :-

۱ ۔ عید فنڈ ہر دوست سے ان کی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقاریب پر وصولی فرما کر مرکز میں بھجوا دیا جائے ۔ یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے ۔

۲ ۔ فطرانہ کی شرح ایک صاع گندم کی قیمت یعنی ۵/ روپے فی کس مقرر کی جاتی ہے جو خاندان کے جملہ افراد کے حساب سے ادا کیا جائے ۔ جو دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہ نصف شرح ۲/۵۰ روپیہ فی کس کے حساب سے ادا کر سکتے ہیں ۔ بیرونی جماعتیں وصول شدہ فطرانہ کا ۱/۱۰ اور ربوہ کے حلقہ جات ۱/۲ حصہ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں گے ۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحقین میں تقسیم فرمائی جائے ۔

(ناظر بیت المال آمد)

---

## آسٹریلیا مرکز کے وعدے ۳۲ لاکھ تک پہنچ گئے

### مزید وعدے آنے کا سلسلہ جاری ہے

تازہ اطلاعات کے مطابق مزید ۸۳ ۔ احباب نے آسٹریلیا مرکز کیلئے وعدے کئے ہیں اور اب کل وعدے ۲,۴۸,۸۴۳ ڈالرز کے ہو گئے ہیں ۔ بہت سے احباب نے ادائیگی بھی شروع کر دی ہے ۔ ابھی مزید وعدے آ رہے ہیں ۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کے رزق میں مزید فراخی عطا فرمائے انکی جملہ مشکلات دور فرمائے ، انکی قربانیوں کو قبول فرمائے اور انکی توفیق کو بڑھاتا چلا جائے اور ان سے راضی ہو ۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

## اخبارات کے تراشے

وکالت تصنیف تمام ایسے دوستوں کی حد درجہ ممنون ہے جو اسلام یا عمومی رنگ میں مذہب کے متعلق اخبارات کے تراشے ہمیں بھیجتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ۔ آمین ۔

اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ اگر تراشے پر اخبار کا نام اور تاریخ درج نہ ہو تو ان تراشوں کا استعمال تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے اس لئے خاکسار نے گذشتہ ایام میں ایک تحریر میں گذارش کی تھی کہ ہر تراشے پر اخبار کا نام ، تاریخ اشاعت اور مقام اشاعت ضرور درج فرمایا کریں ۔ امید ہے دوست اس بات کا خیال رکھیں گے اور تراشے بھیجتے وقت یہ امور ضرور درج فرمایا کریں گے (نسیم سیفی وکیل التصنیف)